سوال

میرا خاوند شافعی مسلک سے تعلق رکھتا ہے اور وہ اس میں متعصب ہے ، اور جب میں کسی فتوی کو اختیار کرتی ہوں کہ دلیل کے اعتبار سے یہ قوی اور صحیح ہے اور اس میں مذاہب اربعہ کو نہیں دیکھتی تو میرا خاوند کہتا ہے کہ مجھے ایسا کرنے کا کوئی حق نہیں ، حالانکہ میں کوئی عالمہ نہیں تو کیا یہ صحیح ہے ؟ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ میرے سوال کا جواب ضرور دیں کیونکہ اس کی وجہ میں میرے گھر میں بہت کشیدگی پائی جاتی ہے ۔

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

اس کے جواب میں کچھ معلومات کی ضرورت ہے کہ کچھ جوانب کا علم ہونا چاہیے :

1- کسی بھی مذہب میں تعصب رکھنا سے دور رہنا چاہیے اس کی بہت ہی زیادہ اھمیت ہے چاہے وہ مذہب فقہی ہویا پھر فکری وغیرہ ، بلکہ اس سے دور ہٹ کر کتاب وسنت کے سامنے سر تسلیم خم کرنا چاہیے کہ جو قرآن وسنت میں ہے اسے تسلیم کیا جائے اور ان کے طریقے کو اپنا طریقہ بنایا جائے ۔

2- فقہاء کے اقوال لینے میں ایک چیز جسے میلان کا نام دیا جاتا ہے بھی پائی جاتی ہے ، اس میں اس قدر ترجیح نہیں ہوتی جتنی کہ خواہش اور رخصتوں پر چلنے اور انسان اپنی غرض کے موافق اقوال کو لینے میں ہوتی ہے ۔

اور پھر انسان میں تاویل کی بھی ایک نوع ہوتی ہے اور بعض اوقات کچھ ایسے دوافع پائے جاتے ہیں جنہیں وہ صحیح سمجھتا ہے ، اور اس کی غلطی اسے جلد واضح نہیں ہوتی بلکہ کچھ مدت گزرنے کے بعد اسے وہ غلطی نظر آتی ہے ۔

تو اس لیے کسی قول کو اختیار کرنے یا اس کی ترجیح میں ضروری ہے کہ پہلے اس مسئلہ میں دراسہ کرلیا جائے اور اس کے دلائل کو دیکھ کر انہیں پرکھا جائے اور ہر فریق کے دلائل اور براہین کا تتبع کرکے موازنہ کیا جائے کہ کس کے دلائل صحیح ہیں جو کہ ایک متمکن طالب علم ہی کرسکتا ہے ، یا پھر دینی علم میں مشہور عالم جو کہ ورع وتقوی میں معروف ہے اور اس پر نفس بھی مطمئن ہو کہ اس میں اخلاص اور وسعت علم بھی ہے وہ کرے ، تو جس کے دلائل قرآن وسنت کے مطابق ہوں اسے مان لیا جائے ۔

3- ازدواجی زندگی میں گھر کے اندر اختلافات سے بچنا ضروری ہے اور اولی ہے ، کسی رائے کو دوسری رائے پر مقدم کرنے یا کسی مذہب کو کسی مسئلہ میں مقدم کرنے میں اختلافات سے بچنا چاہیے جب کہ وہ مسئلہ بھی ایسا ہو جس میں کئی ایک اقوال کا احتمال ہو اور وہ آپس میں معارض بھی ہوں ۔

اور اس میں یہ کوشش اور حرص کرنی چاہیے کہ خاوند کو بڑے آرام سے اس پر مائل کریں کہ وہ دلائل پر اعتماد کرے نا کہ کسی خاص مسلک اور مذھب اور قول پر ، کیونکہ کو مذاہب میں کوئی مذہب اور عالم ہر وقت صحیح نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات اس میں تبدیلی بھی آسکتی ہے ۔

اور جب کسی بھی امام کا قول مشہور دلیل اور حدیث کے مخالف ہو تو اسے ترک کرنا ضروری ہے جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی خود ہی فرماتے ہیں :

جب میرا قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مخالف ہو تو میرا قول دیوار پر دے مارو ۔

تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل ہوگا نہ کہ کسی امام کے قول پر ۔

اس لیے اگر آپ اور آپ کا خاوند متمکن شرعی طالب علم نہیں تو پھر آپ کسی عالم دین سے رجوع کریں اور اس سے مسائل پوچھیں، اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کسی ایک عالم دین کے بارہ میں اتفاق کرلیں ہم اس سے مسائل پوچھا کریں گے تو یہ بہتر ہے۔

اور اگر آپ کسی ایک عالم کو اور وہ کسی دوسرے عالم کو اختیار کرتا ہے تو پھر آپ اس میں بھی قرآن وسنت کے دلائل کو سامنے رکھیں اور آپ قرآن وسنت کے دائرہ میں رہتے ہوئے ان عالموں کی بات تسلیم کریں، اور اگر آپ کو سمجھ نہیں آتی تو پھر ان سے پوچھیں اور اس پر عمل کریں اگر وہ غلط بتائے گا تو جواب دہ ہوگا۔

خاوند اپنے عالم دین کی بات مانے اور آپ اپنے کی۔ (لیکن قرآن وسنت کو معیار بنائیں)۔

واللہ اعلم.

الشیخ محمد صالح المنجد

3755